فون نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۳۰	۱۳ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۸ احسان ۱۳۵۰ ہش ، ۸ جون ۱۹۷۱ء	جلد ۶۰/۲۵

٤٥

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ احسان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے ۵ اور ۶ احسان کی مندرجہ ذیل رپورٹیں موصول ہوئی ہیں :-

۵ احسان ۔ آج حضور کو نقرس کی تکلیف میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ رہا البتہ ایک دو بار دوران سر کی تکلیف ہو گئی ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔

۶ احسان ۔ آج حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ۔ نقرس کی تکلیف میں بھی کمی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۷ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی رپورٹ مظہر ہے :-

گذشتہ تین دن سے جسم میں اور بالخصوص کمر میں شدید درد کی تکلیف ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

حضرت سیدہ ممدوحہ نے فرمایا ہے کہ جو بہنیں اور بھائی مجھے خطوط لکھتے ہیں ۔ میں بیماری کی وجہ سے ان کو جواب نہیں لکھ سکتی البتہ ان کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتی رہتی ہوں ۔

مکرم چوہدری عبدالکریم خانصاحب شاہد کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ احمدیہ تقریباً ایک ماہ سے پھر بیمار ہیں اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور کے ریڈیم وارڈ (بیڈ نمبر ۱) میں داخل ہیں ۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(محمد الدین ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گوجرہ ضلع لائلپور ۔ حال لاہور)

اہلیہ صاحبہ سید عبداللہ شاہ صاحب بعارضہ کینسر ایک عرصہ سے بیمار ہیں ۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا اور تکلیف بہت بڑھ گئی ہے دوائی دینے سے غنودگی رہتی ہے اور جونہی یہ غنودگی ختم ہوتی ہے وہ شدید تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔ احباب کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے ۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت دُعا کیلئے صرف تضرع کافی نہیں بلکہ تقویٰ، راست گوئی کامل یقین و محبت اور کامل توجہ بھی ہونی چاہیئے

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لیکر جاؤ اور اپنے اندر سچّی تبدیلی پیدا کرکے دکھاؤ

"یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین و محبت اور کامل توجہ بھی ہونی چاہیئے اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے ۔ اس کی دنیا اور آخرت کے لئے اس بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو کیونکہ بسا اوقات دعا میں اور شرائط تو سب جمع ہوتی ہیں مگر جس چیز کو مانگا گیا ہے وہ عنداللہ سائل کے لئے خلاف مصلحت الٰہی ہوتی ہے اور اس کے پورا کرنے میں خیر نہیں ہوتی ۔ مثلاً اگر کسی ماں کا پیارا بچہ بہت الحاح اور رونے سے یہ چاہے کہ وہ آگ کا ٹکڑا یا سانپ کا بچہ اس کے ہاتھ میں پکڑا دے یا ایک زہر جو بظاہر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اس کو کھلا دے تو یہ سوال اس بچہ کا ہرگز اس کی ماں پورا نہ کرے گی ۔ اور اگر پورا کر دیوے اور اتفاقاً بچہ کی جان بچ جاوے ۔ لیکن کوئی عضو اس کا بے کار ہو جاوے تو بلوغ کے بعد وہ بچہ اپنی احمق والدہ کا سخت شاکی ہوگا ۔ اور بجز اس کے اور بھی کئی شرائط ہیں جب تک وہ تمام جمع نہ ہوں ۔ اس وقت تک دُعا کو دُعا نہیں کہہ سکتے اور جب تک کسی دُعا میں پوری روحانیت داخل نہ ہو اور جس کے لئے دعا کی گئی ہے اور جو دُعا کرتا ہے اُن میں استعداد قریبہ پیدا نہ ہو ۔ تب تک توقع اثر دُعا امید موہوم ہے اور جب تک ارادۂ الٰہی قبولیت دُعا کے متعلق نہیں ہوتا ۔ تب تک یہ تمام شرائط جمع نہیں ہوتیں اور ہمتیں پوری توجہ سے قاصر رہتی ہیں ۔" (برکات الدعا صفحہ ۱۳-۱۴)

"بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا بالکل غلط اور باطل ہے ۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا ۔ تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچّی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر فضل کیا ہے ...... خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچّی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں ۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۵۲-۳۵۳)

فضل عمر درس القرآن کلاس

اس سال پانچ جولائی (وفا) سے پانچ اگست (ظہور) تک منعقد ہوگی انشاءاللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس مورخہ پانچ جولائی بروز پیر شروع ہوگی انشاءاللہ ۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ اس کلاس میں ہر جماعت کے موزوں نمائندے شامل ہوں ۔ امراء اضلاع اور صدر صاحبان پوری کوشش فرمائیں کہ اس کلاس میں پوری پوری نمائندگی ہو ۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۸ / احسان ۱۳۵۰

عالمگیر تاریکی میں فتح و اقبال کی روشنیاں

گزشتہ شمارہ میں ہم نے دارالعلوم کراچی کے ترجمان ماہنامہ "البلاغ" بابت جون ۱۹۷۱ء کے حوالہ سے دنیا بھر میں مسلمانوں کی زبوں حالی ان کے معاشرتی فساد و بگاڑ اور چاروں طرف سے فتنوں کی بوچھاڑ کا ذکر کر کے خود "البلاغ" ہی کے الفاظ میں واضح کیا تھا کہ اِس صورتِ حال پہ دردمند مسلمان بہت مضطرب اور پریشان ہیں اور رہ رہ کر یہ سوال ان کے ذہنوں میں ابھر رہے ہیں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ کیوں ہو رہا ہے؟ گمراہی کا یہ بڑھتا ہوا سیلاب بالآخر کیوں کر رُکے گا؟ اسے کون اور کس طرح روک سکتا ہے؟ بقول "البلاغ" اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ یہ پریشانی رفتہ رفتہ مایوسی میں تبدیل ہونے لگی ہے۔

ہمارے نزدیک حالات کتنے ہی بد سے بدتر کیوں نہ ہوں پھر بھی مایوس ہونے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ماحول کی ناسازگاری اور خود مسلمانوں کی بے چارگی و بے عملی کے باوجود وہ خدا جس نے اسلام کو قیامت تک کے واسطے روئے زمین پر بسنے والے انسانوں کی فلاح و بہبود کا واحد ذریعہ ٹھہرایا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اِس پسندیدہ دین اور امت کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ کر اسے معدوم ہونے دے۔ اور آسمان سے اس کی دستگیری کا کوئی سامان نہ کرے اور اسے پورے کرۂ ارض پر غالب کرنے کے لئے اپنی تقدیرِ خاص کو حرکت میں نہ لائے اگر دیکھا جائے تو اس تمام صورتِ حال کا یہ پہلو سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اسلام کے از سرِ نو احیاء اور دنیا میں اس کی سربلندی اور غلبہ کا تمام تر دارو مدار اس ایک پہلو پر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے منصۂ شہود پر آنے سے تیرہ صدیاں قبل ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ان حالات کی امت کو خبر دے دی تھی۔ اور نہایت واشگاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ مستقبل میں آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کو ابتدائی غلبہ کے بعد عارضی زوال و انحطاط کے تین ادوار میں سے گزرنا پڑے گا اور بالآخر اسلام دنیا میں کس طرح غالب آئے گا۔ چنانچہ مستقبل کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک وغیرہ کتابوں میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں ان میں سے ہم ذیل میں اُس روایت کا ترجمہ درج کرتے ہیں جو شاطبی نے موافقات میں اور مولانا اسمٰعیل شہید نے منصبِ امامت میں نقل کی ہے۔ اِس روایت کی رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہے اور وہ تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ جلّ جلالہٗ اس کو اٹھا لے گا۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا پھر اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر بد اطوار بادشاہی ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر جبر کی فرمانروائی ہوگی اور وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی۔ پھر اللہ اسے بھی اٹھا لے گا۔ پھر وہی خلافت بطریقِ نبوت ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سنّت کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جما لے گا۔ اس خلافت بطریق نبوت سے آسمان والے بھی خوش ہوں گے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اُگل دے گی۔"

اِس حدیث میں تاریخِ امّتِ مسلمہ کے پانچ ادوار کا ذکر کیا گیا ہے۔ پانچواں اور آخری دَور وہ دَورِ سعادت ہے جس میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے از سرِ نو قائم ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

اور اس امر پر آئمہ کا اتفاق ہے کہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا از سرِ نو قیام مسیح موعود کی بعثت کے وقت ظہور میں آئے گا۔ پھر گزشتہ ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے نامور ذی علم افراد یہ لکھتے چلے آ رہے ہیں کہ پہلے چار دَور ختم ہو چکے ہیں اور پانچواں اور آخری دَور جو پہلے دور کی طرح صحیح معنوں میں دورِ سعادت ہے عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ مثال کے طور پر مولانا ابوالکلام آزاد نے اس صدی کے اوائل میں لکھا:-

"احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے آخری دَور کی بھی خبر دی گئی ہے جو اپنے برکات کے اعتبار سے دورِ اوّل کے خصائص تازہ کر دے گا اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لا یدری اولھا خیر ام اٰخرھا نہیں کہا جا سکتا کہ امت کی ابتداء زیادہ کامیاب تھی یا اس کا اختتام! یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ کا اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا کہ لیظھرہٗ علی الدین کلّہٖ ولو کرہ المشرکون (یعنی) دین اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا تاکہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے کیونکہ آخری غلبہ و بقا صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اِس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں۔ بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوعِ صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے ان موعدھم الصبح، الیس الصبح بقریب!

تفاوت ہست میان شنیدن من و تو
تو بستن در و من فتح باب می شنوم"

(مسئلہ خلافت ص۱۱)

جب اس گہری تاریکی کا دُور ہونا اور اسلام کا از سرِ نو دنیا میں ہمیشہ ہمیش کے لئے غالب آنا اللہ تعالیٰ کی آسمانی تقدیر کے بموجب بعثت مسیح موعود اور خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے ساتھ وابستہ ہے اور یہ خدائی فیصلہ ہے کہ امّتِ مسلمہ کا یہ زوال و اضمحلال دور ہوگا اور اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت اور شوکت دوبارہ بحال ہوگی اور اس شان سے بحال ہوگی کہ اس کے زوال پذیر ہونے کا پھر سوال ہی پیدا نہ ہوگا تو پھر مسلمانوں کے لئے مایوسی کی گنجائش ہی کہاں رہتی ہے۔ البتہ جو چیز ضروری اور از بس ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی مساعی کو خدائی تقدیر سے ہم آہنگ بنانے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر حسب پیشگوئی عین وقت پر حرکت میں آ چکی ہے اور اس نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے ایک بندہ کو مصلحت عام کے لئے خاص کر کے اسلام کے احیاء شریعت کے قیام اور غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرما دیا ہے۔ سو گویا وہ پانچواں اور آخری دور شروع ہو چکا ہے۔ اس مردِ خدا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کے مجاہدانہ کارناموں اور تازہ بتازہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ زمین پر اسلام کے پاؤں پھر مضبوطی سے جم چکے ہیں۔ اس پر آسمان والے بھی خوش ہیں اور زمین والے بھی یعنی وہ ہزاروں اور لاکھوں سعید روحیں بھی خوش ہیں جنہیں دُنیا کے مختلف حصّوں اور علاقوں میں قبولِ اسلام کا غیر معمولی شرف حاصل ہوا ہے اور جو ابدی خوشی اور خوش حالی سے ہمکنار ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ ان پر آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارشیں برسا رہا ہے اور زمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل رہی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی تقدیرِ خاص کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بہ تمام و کمال پورا ہونے پر دلی بصیرت کے ساتھ ایمان لانے سے مایوسی اور ہر قسم کی پریشانی یکدم دُور ہو جاتی ہے اس کا سرے سے وجود ہی باقی نہیں رہتا۔ اس طرح "البلاغ" کے اٹھائے ہوئے سوالات خود بخود حل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کوئی مشکل اور کوئی عقدہ حل ہوئے بغیر نہیں رہتا مایوسی امید میں اور پریشانی بشاشت میں بدل جاتی ہے۔ چنانچہ دنیا کے مختلف علاقوں اور امصار و دیار میں لاکھوں ہیں جو اس مردِ خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی آواز پر لبیک کہہ کر بشاشت سے ہمکنار ہو چکے ہیں اور برابر ہو رہے ہیں۔ ان کی تعداد میں اب اضافہ ہوتا ہی چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ دُنیا انہیں سے آباد نظر آئے گی اور پورے کرۂ ارض پر اسلام کا غلبہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اُس وقت روئے زمین پر ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام، ایک ہی کتاب ہوگی یعنی قرآن مجید اور ایک ہی رسول ہوگا یعنی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (۲)

تقریر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء

(قسط نمبر ۲)

قرآن مجید کی یہ عظیم الشان خدمت اور اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کے ماتحت اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کا احسان تھا حضرت ابوبکرؓ پر اور آپ کا یہ احسان ہے امت مسلمہ پر۔ سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں:-

سَعِدَتْ بِحَسَنَاتٍ أُخْرَى وَبَرَكَاتٍ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى وَلَهُ مِنَنٌ عَلَى أَعْنَاقِ الْمُسْلِمِينَ ...... جَعَلَهُ مِنْ أَوَّلِ حُمَاةِ الْفُرْقَانِ وَخَدَمَ أُمَّ الْقُرْآنِ وَشَيَّعَ كِتَابَ اللّٰهِ الْمُبِينِ فَبَذَلَ سَعْيَهُ حَقَّ السَّعْيِ فِي جَمْعِ الْقُرْآنِ۔
(سر الخلافہ ص)

صدیق کی اور دوسری نیکیاں اور برکتیں ہیں جن کا شمار ممکن نہیں اور آپ کے مسلمانوں پر بھاری احسانات ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآن کے پہلے مددگاروں اور خدام سے بنایا کہ انہوں نے قرآن مجید کی جمع اور اشاعت میں بدرجہ کمال سعی فرمائی۔

عشق رسول

عشق رسول متاعِ ایمان ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (بخاری)

کہ اس وقت تک ایمان کا دعویٰ ہی عبث ہے جب تک میں کسی کو اس کے والدین اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

سیدنا حضرت ابوبکرؓ یقیناً خدا کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے تھے مسیح پاک علیہ السلام فرماتے ہیں۔

وَكَانَ فَانِيًا فِي حُبِّ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ

کہ حضرت ابوبکر سید کونینؐ کی محبت میں تباہ ہو چکے تھے۔

اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں آپ نے فنا فی الرسول کے مقام کو سِرّ صدیقی قرار دیا۔ ابوبکرؓ کے نبی کریم صلعم سے عشق کے بعض مظاہر اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ وہ حقیقی معنوں میں شمع محمدی کے پروانے تھے جس دن سے انہوں نے اس مقدس انسان کے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ ہر مشکل مقام میں آپ کے ساتھ رہے انہوں نے اپنا مال، جان اولاد سب آپ پر قربان کر دیے ؎

صادق آں باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت با وفا

۵ھ ہجری میں غزوہ بنی مصطلق پیش آیا۔ اس غزوہ میں بہت سے منافقین شامل تھے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا۔ منافقین کی غرض آنحضرت صلعم اور صدیقؓ کے خاندان کے درمیان تفرقہ اور صدیقؓ کے خاندان کی رسوائی اور بدنامی تھی۔ حضرت عائشہؓ اس واقعہ کے صدمہ سے دو رات اور ایک دن روتی رہیں۔ نہ آنسو تھمتے تھے نہ آپ کو نیند آتی تھی لیکن کیا مجال کہ ابوبکرؓ یا آپ کے اہل کی جبیں پر آنحضرتؐ کے لئے شکن بھی آیا ہو بلکہ جب عائشہؓ والدین کے گھر آ گئیں تو سمجھا بجھا کر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر بھجوا دیا اور جب حضرت عائشہؓ نے چاہا کہ آپ کے والدین حضور کو جواب دیں تو یہ کہہ کر بیٹی کو خاموش کر دیا کہ "بیٹی کیا جواب دوں" (بخاری)

ہجرت کے موقعہ پر جب غار ثور کی طرف چلے تو حضرت ابوبکرؓ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے۔ کبھی پیچھے ہو جاتے۔ کبھی دائیں ہو جاتے کبھی بائیں۔ حضور نے وجہ پوچھی تو عرض کی۔

أَذْكُرُ الطَّلَبَ فَأَمْشِي خَلْفَكَ وَأَذْكُرُ الرَّصَدَ فَأَمْشِي بَيْنَ يَدَيْكَ۔ (کنز العمال)

آقا مجھے خیال آتا ہے کوئی آپ کے تعاقب میں تو نہیں تو پیچھے ہو جاتا ہوں کہ آنے والے کا دفاع کروں گا اور جب آگے بڑھ جاتا ہوں تو نگرانی کے خیال سے۔ اور دائیں بائیں اس لئے ہوتا ہوں لَا آمَنُ عَلَيْكَ محبت مجھے بے خوف نہیں ہونے دیتی مجھے تسلی نہیں ہوتی عشق کا کیا بے تابانہ اور بے ساختہ اظہار ہے کہ عاشق کو کسی پہلو قرار نہیں آتا کبھی آگے ہوتے ہیں کبھی پیچھے۔ کبھی دائیں اور کبھی بائیں۔ اور پھر جب غار میں داخل ہوئے تو سب سوراخ بند کئے ایک سوراخ رہ گیا اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ کی ران پر سر مبارک رکھ کر محو استراحت ہو گئے۔ سوراخ میں سے بچھو نے نکل کر ڈس لیا۔ تکلیف کے باوجود آپ نے جنبش نہ کی کہ محبوب کے آرام میں خلل نہ ہو آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے تو آقا کو ماجرا معلوم ہوا (کنز العمال جلد ۶)

اور جب غار ثور سے نکل کر مدینہ کی طرف یہ مقدس قافلہ روانہ ہوا اور سراقہ نے تعاقب کیا۔ جوں جوں سراقہ قریب آتا جاتا حضرت ابوبکرؓ کا اضطراب بڑھتا جاتا اور جب سراقہ ایک نیزہ یا دو نیزہ کے فاصلہ پر پہنچ گیا تو روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ یا تو سوار قریب پہنچ گیا۔ ارشاد ہوا ابوبکرؓ روتے کیوں ہو۔ عرض کی حضور مجھے اپنی جان کا تو کوئی ڈر نہیں۔ حضور نے دعا کی اور سراقہ کا گھوڑا زمین میں پیٹ تک دھنس گیا (اسد الغابہ)

اس سے پہلے یہ گذر چکا ہے کہ جب حضور نے فرمایا۔ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا ہے اور بندے نے خدا کو اختیار کر لیا ہے تو حضرت ابوبکرؓ رونے لگ گئے۔ محب کے لئے محبوب کی جدائی کا تصور بھی ناقابل برداشت ہوتا ہے ایک عرب شاعر اس تصور کو ہی اس شعر میں بیان کرتا ہے ؎

وَدِّعْ هُرَيْرَةَ إِنَّ الرَّكْبَ مُرْتَحِلٌ
وَهَلْ تُطِيقُ وَدَاعًا أَيُّهَا الرَّجُلُ

اپنی محبوبہ ہریرہ کو وداع کر لے۔ قافلہ روانہ ہو رہا ہے۔ پھر معاً خیال آتا ہے اور کہتا ہے اے شخص کیا تجھے اس کو الوداع کہنے کی طاقت بھی ہے۔

ہمارے بزرگ مبلغ مولانا محمد شریف صاحب کو ایک لمبے عرصہ کے بعد جماعت کبابیر نے جب رخصت کیا تو صدر جماعت نے ہریرہ کی جگہ لفظ محمد بدل کر (عرب نام کا پہلا لفظ ہی عموماً استعمال کرتے ہیں) مولانا کے لئے کہا۔

وَدِّعْ مُحَمَّدًا إِنَّ الرَّكْبَ مُرْتَحِلٌ
وَهَلْ تُطِيقُ وَدَاعًا أَيُّهَا الرَّجُلُ

میرے مضمون سے متعلق یہاں بھی لفظ محمد ہی مناسب ہے۔

بدر کے دن جنگ شروع ہونے سے پہلے جھونپڑے میں جب حضورؐ نہایت الحاح سے خدا سے التجا کر رہے تھے حتّٰی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کندھے سے گر گر جاتی تھی۔ تو ابوبکرؓ نے عاجزی، ترحم اور عشق کے جذبہ میں ڈوب کر عرض کی حَسْبُكَ بَعْضُ مُنَاشَدَتِكَ رَبَّكَ فَإِنَّ اللّٰهَ مُوفٍ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنْ نَصْرِهِ (اسد الغابہ ۳/۳۱۲)

میرے آقا بس کیجئے اللہ تعالیٰ نے نصرت کا جو آپ سے وعدہ کیا ہے وہ پورا کرے گا۔

محبت کے انداز نرالے ہوتے ہیں محب محبوب کے اضطراب سے بے چین ہو جاتا ہے وہ اس بے چینی کو دیکھ نہیں سکتا اور اس کا باعث بھی محبت ہوتی ہے کہ محب محبوب کی کسی نشانی کو سینے سے لگا کر رکھتا ہے وہ اس میں کسی تبدیلی کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے کچھ دن پہلے حضرت زیدؓ کی شہادت کا بدلہ لینے کے لئے اسامہ کی قیادت میں چھوٹا سا لشکر تیار کیا۔ حضور نے خود اپنے دستِ مبارک سے اسامہ کے جھنڈے کو گرہ دی۔ حضور بیمار ہو گئے۔ بیماری شدت اختیار کرتی گئی اور لشکر کی روانگی ملتوی ہوتی گئی۔ حتّٰی کہ حضور اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ حضور کا انتقال ہونا تھا کہ ارتداد کے فتنہ نے سر اٹھایا اور خطرہ اس حد تک بڑھا کہ مبادا باغی مدینہ پر لشکر کشی کر دیں۔ اس بناء پر بعض صحابہ نے عرض کی اس لشکر کو باہر نہ بھجوایا جائے۔ حضرت نے سنا تو فرمایا اللہ کی قسم یہ نہیں ہو سکتا اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے ہماری لاشوں کو گھسیٹتے پھریں مَا رَدَدْتُ جَيْشًا جَهَّزَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا حَلَلْتُ عُقْدَةً عَقَدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ)

تو بھی اس لشکر کو روک نہیں سکتا جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا اور میں اس جھنڈے کی گرہ نہیں کھولوں گا۔ جو گرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی کیا عشق انگیز ہے جواب کہ ابوبکرؓ کا ہاتھ وہ گرہ نہیں کھول سکتا جو اس کے محبوب آقا نے دی۔ اے کاش مسلمان اس روح کو قائم رکھتے اور یہ بیان ہو چکا ہے کہ اس عاشق رسولؐ کی وفات کا باعث ہی غم فرقت حبیب تھا۔ یہ شمع اپنے حبیب کے بعد اڑھائی سال تک پگھل پگھل کر ختم ہو گئی۔ آپ کے سوانح نگار لکھتے ہیں۔

وَكَانَ سَبَبُ مَوْتِهِ كَمَدًا لَحِقَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ يُذِيبُهُ۔
(حیاۃ الحیوان الکبریٰ)

آپ کی موت کا سبب وہ غم نہانی تھا

جو حضورؐ کی وفات کی وجہ سے آپ کو لاحق ہوا جس نے آپ کی جان کو گھلا کر رکھ دیا۔

اور یہ محبت یکطرفہ نہ تھی۔ وہ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم تو جوہر شناس تھے۔ آپ نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے فرمایا۔ کعب بن مالک راوی ہیں۔

سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَيُحَرِّكُ كَفَّهُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ خَلِيلٌ۔ أَلَا وَإِنَّ خَلِيلِي أَبُو بَكْرٍ إِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا كَمَا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا (ابن سعد ۳/۱۵)

میں نے سنا حضور فرماتے تھے اور اپنی ہتھیلی کو جنبش دے رہے تھے کہ مجھ سے پہلے ہر نبی کا دوست تھا اور میرا دوست ابوبکرؓ ہے اور اللہ نے مجھے دوست بنایا۔ جیسا کہ اس نے ابراہیم کو دوست بنایا۔

عشق ابوبکرؓ کا ایک اور نظارہ ملاحظہ کیجئے۔ جب ۱۲ ہجری میں حضرت ابوبکرؓ عمرہ کرنے مکہ تشریف لے گئے۔ بعض صحابہؓ ملنے کے لئے آئے اور انتہائی کہا تھا

اسلام علیک یا خلیفۃ رسول اللّٰہ۔

اے رسول خدا کے قائم مقام تجھ پر خدا کی سلامتی۔

حضورؐ کا نام سننا تھا کہ ابوبکرؓ رونے لگ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ جہاں جاتے تھے اور لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت آپ سے کرتے جاتے تھے اور ابوبکرؓ تھے کہ آپ کے آنسو ہی نہ تھمتے تھے۔ خانہ کعبہ پہنچے تو اس قدر نڈھال ہو چکے تھے کہ چادر کا تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ (طبقات کبیر ۳/۱۳۳)

حضرت انس راوی ہیں اپنے زمانہ خلافت میں ایک دن حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمر فاروقؓ سے کہا چلو ام ایمن (حضرت اسامہؓ کی والدہ) کے ہاں چلیں کہ وہاں حضور اکثر جایا کرتے تھے۔ وہاں پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے تینوں رونے لگ گئے۔ آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ پڑا۔ (ریاض الصالحین)

اور جنہیں محبت کا ذوق ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ محبوب کی یاد جب بھی آتی ہے آنکھیں اشکوں کے ذریعہ اس کی غمازی کر دیتی ہیں۔

آپ کی وفات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا دیکھی تھی کہ آپ ابوبکرؓ سے اڑھائی قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ (طبقات کبیر ۳/۱۳۲)

چنانچہ خواب پورا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عاشق صادق جدائی کے صدمے سے حضورؐ کے وصال کے اڑھائی سال بعد جان کی بازی ہار گیا۔ سردی میں ٹھنڈے پانی سے غسل فرمایا۔ تب آ گیا پندرہ دن بیمار رہے۔ بعض روایات میں لکھا ہے سل ہو گئی۔ (استیعاب ۱/۳۴۴)

سوموار کے دن پوچھا آج کون سا دن ہے۔ عرض کی سوموار۔ پوچھا میرے آقا نے کس دن وفات پائی تھی۔ عرض کیا گیا اسی دن چنانچہ رات جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو ترسٹھ برس کی عمر میں یہ محب رسول اپنے آقا سے جا ملے۔ اپنے آقا سے اڑھائی سال بعد پیدا ہوئے تھے ان کے بعد اڑھائی سال تک آپ کے مشن کی تکمیل میں کوشاں رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کی بیوی اسماءؓ بنت عمیس آپ کو غسل دیں۔ (طبقات کبیر ۳/۱۴۴)

دو نئی اور ایک پرانی چادر میں آپ کو کفن دیا گیا۔ کفن کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پر جسد مبارک رکھ دیا گیا جو حضرت عائشہؓ کے قبضہ میں تھی۔ (مستدرک ۳/۶۳)

حضرت عمرؓ نے جنازہ پڑھایا اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں رات کے وقت اپنے آقا کے پہلو میں دفن کئے گئے اس طرح کہ حضورؐ کے سینہ کے سامنے سر آیا قبر میں عثمانؓ۔ طلحہؓ اور آپ کے بیٹے عبد الرحمانؓ نے اتارا۔ (استیعاب ۱/۳۴۴)

ابن اسحاق کے نزدیک اپنے آقا کے بعد ۲ سال ۳ ماہ ۱۲ دن زندہ رہے۔ (استیعاب ۱/۳۴۷)

اپنے جانشین کی نامزدگی اور انہیں نصیحت

جب مرض بڑھا تو صحابہؓ نے کہا آپ اپنے بعد کسی کو نامزد کر دیں۔ چنانچہ آپ نے اکابر صحابہ سے مشورہ کیا اور حضرت عمرؓ کو اپنے بعد جانشین نامزد کیا اور فرمایا اگر خدا نے مجھ سے پوچھا تو میں کہوں گا۔

اِسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَ خَلْقِكَ۔ (احیاء العلوم ۴/۱۶۶)

میں نے تیری مخلوق پر تیری مخلوق میں سے بہتر انسان کو خلیفہ نامزد کیا۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور فرمایا۔

إِنِّي مُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ
اِعْلَمْ أَنَّ لِلّٰهِ حَقًّا فِي النَّهَارِ
لَا يَقْبَلُهُ فِي اللَّيْلِ وَإِنَّ لِلّٰهِ
حَقًّا فِي اللَّيْلِ لَا يَقْبَلُهُ فِي النَّهَارِ
وَإِنَّهُ لَا يَقْبَلُ النَّافِلَةَ
حَتَّى تُؤَدَّى الْفَرِيضَةُ۔

(احیاء العلوم ۴/۱۶۶)

عمر میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں یہ جان لے کہ اللہ کے کچھ دن میں حق ہیں جو وہ رات کو قبول نہیں کرتا اور کچھ حق رات کے ہیں جو دن کو قبول نہیں ہوتے اور نفلی قبول نہیں کرتا جب تک فرض کو ادا نہ کیا جائے۔

پھر خدا سے مخاطب ہو کر عرض کی۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّي لَمْ أُرِدْ بِذٰلِكَ
إِلَّا صَلَاحَهُمْ وَخِفْتُ عَلَيْهِمُ
الْفِتْنَةَ فَعَمِلْتُ فِيهِمْ
بِمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ وَاجْتَهَدْتُ
رَأْيِي فَوَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ خَيْرَهُمْ
وَأَقْوَاهُمْ عَلَيْهِمْ وَأَحْرَصَهُمْ
عَلَى مَا أَرْشَدَهُمْ وَقَدْ حَضَرَنِي مِنْ
أَمْرِكَ مَا حَضَرَ فَاخْلُفْنِي فِيهِمْ
فَهُمْ عِبَادُكَ وَنَوَاصِيهِمْ
بِيَدِكَ وَأَصْلِحْ لَهُمْ وَالِيَهُمْ
وَاجْعَلْهُ مِنْ خُلَفَائِكَ الرَّاشِدِينَ
يَتَّبِعُ هُدَى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ بَعْدَهُ
وَأَصْلِحْ لَهُ رَعِيَّتَهُ۔

(طبقات کبیر ۳/۱۴۰)

اے پروردگار میں نے اس نامزدگی کے ذریعہ ان کی بہتری کا ہی ارادہ کیا ہے اور یہ نامزدگی فتنہ کے ڈر سے کی ہے پس میں نے وہی کیا جسے تو بہتر جانتا ہے اور میں نے اس بارہ میں غور و فکر اور پوری کوشش کی پس میں نے ان کا والی ان کا بہترین طاقتور جو ان کی ہدایت کے بارہ میں بہت فکر مند ہے مقرر کیا۔ اے اللہ میرا وقت مقررہ آ پہنچا۔ پس ان میں میری جانشینی فرما۔ یہ تیرے بندے ہیں اور ان کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں اور ان کے والی کو بھی صلاحیت عطا فرما۔ اور اسے اپنے راشد خلفاء میں سے بنا۔ یہ نبی الرحمۃ اور صالحیت کے طریق پر گامزن ہو اور اس کی رعیت کو بھی اس کے لئے اصلاح فرما۔

آپ کا حلیہ

آپ کا رنگ گورا تھا۔ قد لمبا۔ جسم چھریرا رخساروں پر گوشت ہلکا اور چہرہ دبلا تھا۔ آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ مہندی اور وسمہ کا استعمال فرماتے تھے۔ (اسد الغابہ ۳/۲۳۳)

ازواج و اولاد

آپ نے مختلف اوقات میں مختلف شادیاں کیں۔ ایک بیوی کا نام قتیلہ یا قتلہ بنت عبد العزیٰ تھا۔ بنی عامر سے تھیں ان کے بطن سے عبد اللہؓ اور اسماءؓ پیدا ہوئے۔ عبد اللہؓ آپ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں فوت ہو گئے تھے۔ (ابن سعد ۳/۱۳۸)

دوسری بیوی ام رومانؓ بنت عامر بن عویمر تھیں۔ جن سے عبد الرحمانؓ اور عائشہؓ پیدا ہوئے۔ عبد الرحمانؓ سب سے بڑے تھے۔ حدیبیہ کے سال مسلمان ہوئے اور ایمان و اخلاص میں بہت ترقی کی۔ (اکمال فی اسماء الرجال)

تیسری بیوی اسماء بنت عمیس تھیں ان سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ ان کی کنیت اپنے بیٹے قاسم کے نام پر ابو القاسم تھی۔ یہ اصحاب معاویہ کے ہاتھوں قتل ہوا کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے والوں میں سے تھا۔ قتل کرنے کے بعد گدھے کے چمڑے میں ڈال کر آگ میں جلا دیا گیا۔ اسماء بنت عمیس پہلے جعفرؓ بن ابی طالب کے عقد میں تھیں جعفرؓ کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے شادی ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے عقد میں آ گئیں۔

(اکمال فی اسماء الرجال)

چوتھی بیوی حبیبہ بنت خارجہ تھیں۔ سب سے چھوٹی بچی ام کلثوم انہی کے بطن سے پیدا ہوئی تھی۔ (اکمال فی اسماء الرجال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

دس پندرہ یوم ہوئے اس عاجز کی کچھ رقم گم ہو گئی۔ بہت تلاش کی۔ مگر کچھ سراغ نہ ملا۔ بالآخر انا للّٰہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش ہو رہا۔ اچانک ایک دن روزنامہ الفضل کی ورق گردانی کرتے ہوئے۔ محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے شائع کردہ فہرست صدقہ جات برائے نادار مریضاں پر نظر پڑی اور ساتھ ہی سرور کائنات فداہ امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا خیال آیا کہ صدقہ رد بلا ہوتا ہے۔ بے اختیار دل نے کہا "اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما" اسی وقت ایک حقیر سا صدقہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو برائے نادار مریضاں ربوہ بھجوا دیا اور ساتھ ہی دعا کے لئے بھی التجا کی۔ دل اس مسنون کارروائی سے ایک روحانی سکون محسوس کرنے لگا۔ گویا ایک استغاثہ ارحم الراحمین کے دربار میں دائر کر دیا گیا۔ مولا کریم کی قدرتوں پر قربان اسی دن شام کو اچانک ایک غیر متعلقہ جگہ سے گم شدہ رقم یوں برآمد ہو گئی۔ جیسے کسی غیر مرئی طاقت نے اسے میرے ہاتھوں میں تھما دیا ہو۔ دل بے اختیار حمد باری تعالیٰ سے بھر گیا اور زبان شکر باری تعالیٰ سے تر ہو گئی کہ عجیب قدرتوں والا ہمارا قادر و توانا خدا ہے اور اسلام کیسا زندہ دین ہے جو ہر زمانہ میں اپنے تازہ بتازہ پھل ہمیں دیتا ہے۔ "اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

(ڈاکٹر) ایس ایم عبد اللہ ہاگو وا وزیر آباد

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

کیا آپ پہلے سال کا وعدہ پورا کر چکے ہیں!

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک کو جاری ہوئے ایک سال گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے مخلصین کو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ پہلے سال کے وعدے احباب کی بہت بڑی اکثریت نے پورے کر دیئے ہیں۔ لیکن چند ایک دوست ایسے بھی ہیں جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے اپنے وعدہ کی رقم ابھی نہیں بھجوا سکے۔ ہر وعدہ کنندہ سے درخواست ہے کہ وہ جائزہ لیں کہ وہ اپنا اس سال کا وعدہ سو فیصدی پورا کر چکے ہیں۔ اگر نہیں تو اب اس میں مزید تاخیر نہ کریں۔ اور جلد رقم بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

سوانح محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کراچی

الفضل مورخہ ۸ اپریل ۱۹۷۱ء میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے مؤلف اصحاب احمدؑ کی طرف سے اعلان ہوا تھا کہ وہ محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے سوانح حیات مرتب کر رہے ہیں اس لئے جن احباب کو مکرم چوہدری صاحب کے بارہ میں قابل ذکر باتوں کا علم ہو وہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کو ۹۳ شارع خورشید لاہور چھاؤنی اطلاع دیں۔

احباب کی اطلاع کے لئے گزارش ہے کہ مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کا پتہ اب لاہور کی بجائے "کوٹھی نمبر ۶ سٹریٹ نمبر ۶۲ شالامار ۔۶ اسلام آباد" ہے اس لئے احباب نئے پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(عبدالمالک۔ سنگھ پورہ۔ لاہور)

خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے گھر کا حق ادا کرنا ضروری ہے

ہمارے محسن آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے ... ... اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں تو ہر سال ایک خاص رقم اس کے لئے جمع ہو سکتی ہے"

چنانچہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور شہر مکرم شیخ محمد یوسف صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم نے یہاں پر یہ انتظام کیا ہوا ہے کہ احباب جماعت میں کوئی شادی ہو تو اس سے چندہ بیرون مسجد کے لئے لیا جاتا ہے۔ اس سے کافی رقم جمع ہو جاتی ہے ہر جگہ دوست ایسا انتظام کریں اور ہر شادی والے سے کچھ رقم لیں تو وصولی کا بہت اچھا انتظام ہو سکتا ہے"۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا ہوا ہے۔ اور یہ لائحہ عمل ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے عہدیداران کو چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق اپنی جماعت کے ہر فرد کو خاص توجہ پر توجہ دلاتے رہا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور ہمیں حضورؓ کے مذکورہ بالا بابرکت ارشاد کے مطابق عمل درآمد کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۷/۵ کی شام کو ساڑھے چھ بجے محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ محترم چوہدری گلستان صاحب مرحوم آف چکوال لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کی عمر ۶۱ سال تھی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں پابند صوم و صلوٰۃ سخی اور صاحب رؤیا تھیں۔ خلافت ثالثہ کے بارہ میں قبل از وقت خواب دیکھا کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ ثالث منتخب ہو گئے ہیں۔ آپ کافی عرصہ تک چکوال میں لجنہ اماء اللہ کی صدر بھی رہی تھیں۔ آپ کی اپنی اولاد کوئی نہ تھی۔ پس ماندگان میں اپنا ایک بھائی چھوڑا ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(صفی الرحمٰن خورشید مربی سلسلہ احمدیہ چکوال ضلع جہلم)

(۲)

خاکسار کی ممانی صاحبہ محترمہ سحاۃ زینب بیگم صاحبہ کل صبح ۸ بجے وفات پاکر اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحومہ کی بلندی درجات اور پس ماندگان کے صبر جمیل کے لئے بھی دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار شیخ عبدالرشید احمدی خواجہ آف مڈھ رانجھا۔ ضلع سرگودھا)

۳۔ میری بچی بعمر تقریباً ۲۲ ۱/۲ سال عرصہ ۳ ماہ مسلسل دماغی عارضہ سے بیمار رہ کر مورخہ ۳۰، ۳۱ مئی کی درمیانی شب ۲ ۱/۲ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(معراج دین۔ خانیوال)

درخواست دعا میرے بچے عمیسال کو ۱۹ ماہ ہوئے فالج ہو گیا تھا۔ علاج معالجہ کے باوجود ٹانگوں میں ذرا بھی حرکت نہیں ہے دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ (شیخ عبدالرحمٰن کیرنی۔ تھرپارکر۔ سندھ)

تریاق سلیمانی
کھانے میں مزے دار — فائدے اس کے بے شمار
ہیضہ متلی قے اسہال
تبخیر معدہ اور بدہضمی کے لئے تریاق ہے
ایک روپیہ، دو روپے، پلاسٹک ڈبل تین روپے چھ روپے
المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پوسٹ آفس سیونگ بینک میں تشریف لائیے

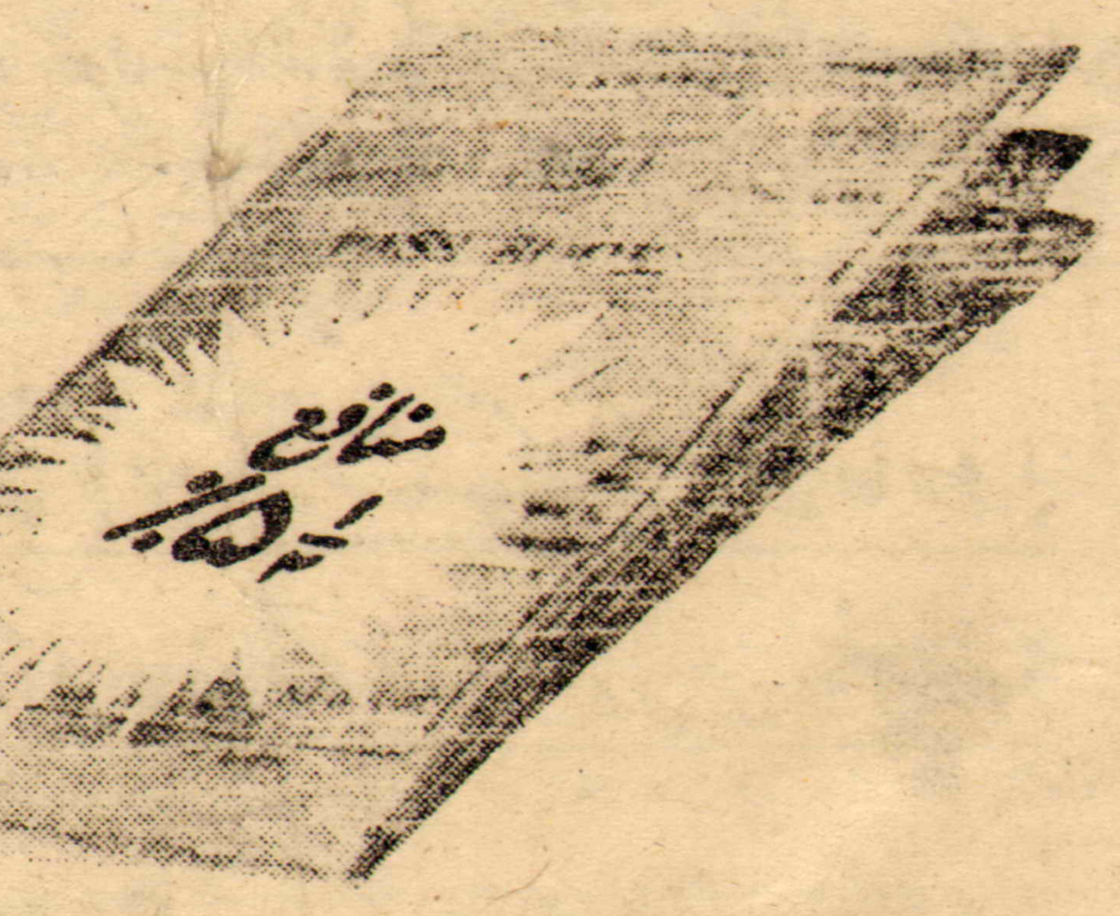

جو فائدے یہاں ہیں وہ کہیں نہیں

چار اہم خصوصیات جن کی بنا پر
پوسٹ آفس سیونگ بینک کو ترجیح دینی چاہیے

- یہاں منافع کی شرح سب سے زیادہ ہے:۔
  سیونگ اکاؤنٹ پر ۵ فیصد
  ایک، دو اور تین سال کے میعادی کھاتے پر علی الترتیب ۶ ۱/۲، ۷ اور ۷ فیصد
  سات سال کیلئے جمع کی جانے والی رقموں پر ۱۰ فیصد سے زائد منافع
- تمام منافع انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔
- صرف دو روپے کی معمولی رقم سے حساب کھولا جا سکتا ہے۔
- یہ آپ کی جانی پہچانی جگہ ہے اور آپ سے قریب

اپنے گھر کا بار بڑھائیے — بچت کیجئے — محفوظ
پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ۔ سنٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

Abatis

اصل چیز باطنی صفائی اور پاکیزگی ہے اگر اسے مدنظر نہ رکھا جائے تو محض ظاہر کا خیال رکھنا ایک لعنت بن جاتا ہے

نماز بڑی اچھی چیز ہے لیکن اگر اس کے باطن کا خیال نہ رکھا جائے تو ایسی نماز انسان کیلئے لعنت بن جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ کی آیت وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"فرماتا ہے وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو کھلے کھلے نشانات دیئے اور روح القدس کے ساتھ اس کی تائید کی۔ اس جگہ یہ نکتہ یاد رکھنے والا ہے کہ اس سورۃ میں چونکہ یہود مخاطب ہیں اس لئے حضرت مسیحؑ کے ذکر کے ساتھ ہی اُن کی بعض صفات بھی بتا دی جاتی ہیں تاکہ دشمن پر حجّت ہو۔ اس سے اُن کی کسی خاص فضیلت کا اظہار مقصود نہیں ہوتا جیسا کہ مسیحیوں نے سمجھا ہے۔

أَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ فرما کر اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے بلکہ انہوں نے تورات کے بعض مضامین کو ہی نمایاں طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اور روح القدس سے اللہ تعالیٰ نے اُن کی تائید فرمائی تھی کیونکہ گو موسوی دور میں شریعت کی تکمیل ہو گئی تھی لیکن آہستہ آہستہ لوگوں کی نگاہ مغز سے ہٹ کر صرف چھلکے کی طرف آگئی۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے تاکہ ایک طرف تو تورات کے احکام پر عمل کرائیں جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے:۔

"یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں" (متی باب ۵ آیت ۱۷)

اور دوسری طرف وہ لوگ جو بالکل اس کے چھلکے کو پکڑ کر بیٹھ گئے تھے ضروری تھا کہ اُن کی اصلاح کی جاتی۔ اور اس نکتہ کو کھول کر بیان کیا جاتا کہ ظاہری شریعت اس دنیا کی زندگی کو درست کرنے کے لئے اور باطنی شریعت کے قیام میں مدد دینے کے لئے ہے۔ ورنہ اصل چیز صرف باطنی صفائی اور پاکیزگی اور تقدس ہے سو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ کام لیا۔ انہوں نے ایک طرف تو موسوی احکام کو دوبارہ اصل شکل میں قائم کیا اور دوسری طرف جو لوگ قشر کی اتباع کرنے والے تھے انہیں بتایا کہ اس ظاہر کا ایک باطن ہے اگر اس کا خیال نہ رکھا جائے تو ظاہر لعنت بن جاتا ہے۔ نماز بڑی اچھی چیز ہے لیکن اگر تم صرف ظاہری نماز ہی پڑھو گے اور باطنی نہیں پڑھو گے تو وہ نماز تمہارے لئے لعنت بن جائے گی روزہ بڑی اچھی چیز ہے لیکن اگر تم ظاہری روزہ کے ساتھ باطنی روزہ نہ رکھو گے تو یہ ظاہری روزہ لعنت بن جائے گا۔ یہ وہی بات ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ (ماعون آیت ۵) یعنی بعض نمازیں پڑھنے والے ایسے ہیں کہ نماز اُن کے لئے وبال اور لعنت بن جاتی ہے۔ مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ پوری بات کھول کر بتا دی تھی اس وجہ سے انہیں دھوکا نہ لگا۔ یہ کھول کر بتانا بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق تھا انہوں نے کہا تھا کہ جب وہ روح حق آئیگی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی بلکہ جو کچھ سُنے گی سو کہے گی۔ (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳) بہرحال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بات کو واضح کرنے کی وجہ سے باوجود اس کے کہ آپؐ نے بھی وہی بات کہی تھی جو حضرت مسیح علیہ السلام نے کہی تھی مسلمانوں کو دھوکا نہ لگا۔ اور انہوں نے شریعت کو لعنت نہ قرار دیا۔ بلکہ صرف اس عمل پر شریعت کو لعنت قرار دیا جس کے ساتھ دل کا تقدس اور اخلاص اور تقویٰ شامل نہ ہو۔

غرض أَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ کے یہ معنے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پاکیزگی قلب کے خاص راز ظاہر کئے گئے تھے اور قدوسیّت اور باطنی تعلیم پر زور دینے کے لئے اُن کو خاص طور پر حکم دیا گیا تھا اور ظاہری احکام کی باطنی حکمتیں انہیں سمجھائی گئی تھیں۔ گویا اُن کے دَور میں تصوّف نے زمانۂ بلوغت میں قدم رکھنا شروع کر دیا تھا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۶۳-۵۶۴)

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!

سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمرؓ فرماتے ہیں:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو! ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں، ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو، اور اسے زور سے بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ، اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت دنیا میں قائم کر دو۔ پس میری سنو! اور میری بات کے پیچھے چلو کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ خدا کہہ رہا ہے میری آواز نہیں ہے میں خدا کی آواز تم کو پہنچا رہا ہوں، تم میری مانو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو، خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

(تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواستِ دعا: مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ انکی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مجلس انصار اللہ کی رُکنیّت

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ مجلس انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ ہر اس احمدی دوست کو جو چالیس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں مجلس کی رکنیت اختیار کرنے کی تلقین کرے لیکن آپ کم از کم یہ ذمہ داری تو خود اٹھائیں کہ مجلس کو اس بات سے آگاہ کر دیں کہ اب آپ چالیس سال کے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے اور جس طرح خدام الاحمدیہ میں آپ نے پچیس سال تک اسلام اور احمدیت کی خدمت کی ہے اب بھی اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت دین کی توفیق دے اور پچیس سال سے بھی زیادہ عرصہ آپ سے خدمتِ دین لے۔ آمین۔

(قائد تجنید)

قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے۔ بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام نہیں ہوا یا تھوڑا ہوا ہے جس قدر بھی کام ہو اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تا مرکز مجلس کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ ہر رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آ جانی چاہیئے۔ جن قائدین نے ابھی تک گزشتہ مہینوں کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ فوری توجہ فرما کر اپنی رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر ۵۲۵۴